رسائل و مسائل

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی عمر بوقت ازدواج

سوال: ۔ حال ہی میں ایک کتابچے بہ عنوان "حضرت عائشہ صدیقہؓ کی عمر" پر ماہنامہ بلاغ القرآن لاہور کے شمارہ مئی ۱۹۸۱ء میں ص ۱۸ ، ۱۹ پر تبصرہ شائع ہوا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ایک طرف تو پمفلٹ کے ملنے کا پتہ "احمدی بلڈنگس لاہور" درج ہے۔ دوسری طرف قابل توجہ یہ امر بھی ہے کہ ماہنامہ بلاغ القرآن کے تبصرے ہی سے واضح ہے کہ یہ جریدہ منکرین سنّت کے گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔ پھر تیسرا کمال یہ ہے کہ رسول پاکؐ اور اُمّ المومنین حضرت عائشہ کے متعلق ایک مسلّمہ حقیقت کے خلاف کوئی نامور صاحبِ تحقیق ایک اختلافی آواز نہیں اُٹھا رہا بلکہ اتنی بڑی اختراعی مہم کے لیے کوئی غیر معروف صاحب ابوطاہر عرفانی کے نام سے ایک کتابچہ لکھ کر لاتے ہیں۔

کتابچہ تو میرے پاس فی الحال نہیں ہے، اس پر شائع شدہ تبصرہ روانہ خدمت ہے۔ اس کے متعلق آپ کچھ ارشاد کریں تو ہمارے لیے باعثِ تقویت ہوگا۔

جواب: ۔ (از مولانا عبدالمالک منصورہ)

تہذیب مغرب سے متاثر ہو کر اسلام سے ناواقف ایک طبقہ نے اسلام کی انتشار انگیز ترجمانی کا کام اپنے ذمے لے رکھا ہے۔ یہ طبقہ اسلام کے نام سے مغربی تہذیب کو اسلام کا جامہ پہنا رہا ہے۔ ان مغرب گزیدہ مفتیوں نے جہاں اور بہت سے فتاویٰ جاری کیے ہیں اُن میں سے ایک فتویٰ یہ بھی ہے کہ نوعمری کی شادی کی اسلام میں اجازت نہیں ہے اور یہ بھی کہ شادی کے لیے ہم عمر ہونا شرط ہے۔ اس سلسلے میں عبث قرآن و حدیث اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زندگی سے عملی نمونے پیش کیے جاتے ہیں۔ تاریخی حقائق

سامنے لائے جاتے ہیں تو یہ لوگ بے دھڑک اُن کا انکار کر دیتے ہیں۔ اسی سلسلے میں ابوطاہر عرفانی نام کے ایک گم نام شخص نے ایک کتابچہ "حضرت عائشہؓ صدیقہ کی عمر" لکھ کر یہ ثابت کرنے کی لاحاصل کوشش کی ہے کہ اُن کی عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی کے وقت ۱۸ — ۱۹ سال تھی۔ اس کتابچہ پہ منکرین سُنّت کے چکڑالوی گروپ کے ماہنامہ بلاغ القرآن میں تبصرہ شائع ہوا ہے۔ تبصرہ نگار نے ابوطاہر عرفانی کی کوشش کی تعریف کی ہے اور اسے اس لحاظ سے قابلِ قدر قرار دیا ہے کہ اس سے کُتب احادیث بخاری مسلم کی قدر و منزلت میں کمی آجائے گی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی بلاغ القرآن کا مفتی ابوطاہر عرفانی صاحب پر بھی اعتراض کرتا ہے "کہ روایات سے جس طرح یہ ثابت ہے کہ نکاح کے وقت حضرت عائشہؓ صدیقہ کی عمر ۶ یا ۷ برس تھی اور رخصتی کے وقت ۹ برس۔ ابوطاہر عرفانی صاحب اس کے مقابلے میں ۱۸ — ۱۹ برس کے دعویٰ پر صریح روایت نہیں پیش کر سکے"۔ اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے باوجود بلاغ القرآن کے تبصرہ نگار کو ابوطاہر عرفانی کی کوشش سے خوشی ہوئی ہے کہ اس سے بہرحال کتبِ حدیث کی حیثیت تو مجروح ہوگی۔

تبصرہ نگار کے نزدیک شادی کے لیے ہم عمر ہونا شرط ہے اس لیے اس کا مقصد اور اس کی خواہش یہ ہے کہ احادیث و روایات کی بنیاد پر سرے سے گفتگو ہی نہ کی جائے بلکہ کتب احادیث و تواریخ کو دریا بُرد کر کے اپنی آزاد رائے کی بنیاد پر سارے شادی جاری کیے جائیں۔

تبصرہ نگار کی یہ جاہلانہ جسارت دیوانے کی بڑ سمجھ کر نظرانداز کی جا سکتی ہے۔ لیکن وہ حد سے تجاوز کرتے ہوئے اس بات کو بنیاد بنا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریضاً توہین کرتا ہے کہ آپ کی شادی حضرت عائشہؓ سے بڑھاپے میں ہوئی۔

لکھتا ہے:

"مگر افسوس ہے بخاری شریف کی صحت کو پایۂ اعتبار سے گرانے کے باوجود عرفانی صاحب نے جو خدمت انجام دی ہے، ہے تو قابلِ قدر، مگر اس کے سوا نہیں ہے کہ قیامت تک کے لیے ساٹھ ستر سالہ بوڑھے نوابوں، جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کے لیے سولہ سترہ سالہ دوشیزاؤں کا ہم عمر جوانوں کے ساتھ شادی کی تمناؤں کے پیدائشی حق کا خون کر کے رکھ دیا ہے"۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہؓ کے ساتھ شادی ۵۴ برس کی عمر میں ہوتی ہے۔ آپ کا وصال

(باقی بر صفحہ ۴۷)

(بقیہ اشارات) ڈرامہ معلوم ہوتی ہیں۔

اتحاد بڑی اچھی چیز ہے۔ اتحاد ضرور کیجیے، مگر پہلے اس کے لیے دل و دماغ اور اپنے کردار کو تیار کر لیجیے۔ ذہن میں اختلاف پسندی اور انتشار انگیزی کے جن جراثیم نے برسوں سے اڈے بنا کر انڈے بچے دے رکھے ہیں، کبھی اُن سے نجات پانے کی فکر کیجیے۔ آپ حضرات اتحاد کے سکے کو بازارِ سیاست میں اس بُری طرح کھوٹا کرا چکے ہیں کہ اب اگر دوبارہ اسے سامنے لانا ہے تو اپنی دھات کو ہر قسم کے کھوٹ میل سے پاک کر لیجیے اور عوام کو بھی صاف صاف بتائیے کہ ہم سے کیا غلطیاں ہوئیں اور اب ہم ان کی تلافی کس طرح کر رہے ہیں۔

اتحاد کا پروگرام نہ تو محض وفاقی کونسل کے ردِّ عمل کے طور پر اختیار کیجیے، اور نہ دیر سویر آنے والے انتخابات کو پیش نظر رکھ کر۔ بلکہ اتحاد اُصولوں پر کیجیے، یعنی اسلام کے غلبہ و برتری کے لیے اور پاکستان کی وحدت و سلامتی کے لیے۔ ایسا اتحاد انتخابی اور غیر انتخابی ہر قسم کے حالات میں مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

خدا آپ سب کو سچے اسلامی اتحاد کی توفیق دے۔

(بقیہ رسائل و مسائل)

۶۳ برس کی عمر میں ہوا ہے۔ اور اس حال میں کہ آپ پر بڑھاپا نہیں آیا تھا۔ آپ نے جو عظیم انقلاب برپا کیا، سرزمین عرب کو اسلام کے زیرِ نگیں کیا اور اس کے بعد قیصر و کسریٰ کو چیلنج کیا، یہ سارے کام ۵۴ برس کی عمر کے بعد کی کوششوں اور مجاہدانہ کارروائیوں، بدر، احد، احزاب، فتح مکہ، حنین اور تبوک کے نتیجے میں سرانجام پائے۔

لیکن بلاغ القرآن کا بے لگام اور گستاخ تبصرہ نگار آپ کو ۵۴ برس میں بوڑھا قرار دے کر اس بنیاد پر مذکورہ دل آزار جملے لکھ جاتا ہے۔ فقہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس انداز سے تعریضاً غیر شعوری طور پر بوڑھا کہنے کو بھی کفر کی بات قرار دیا ہے (عالمگیری) اس بات کی ضرورت ہے کہ اس طرح کے دریدہ دہن اور آوارہ منش لوگوں کو لگام دی جائے۔